



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

Digital Media and the Urdu Language: A Critical Study of Contemporary Influences on Script and Style of Expression

ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور اردو زبان: رسم الخط و اسلوب بیان پر عصری اثرات کا تنقیدی مطالعہ

ڈاکٹر اسد محمود خان
ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ اردو / انسٹریکشنل ریلیشنز، منہاج یونیورسٹی، لاہور
assadphdir@gmail.com

Abstract

This research critically examines the impact of digital media platforms—such as social networking sites, messaging apps, and online forums—on the structure, script, and stylistic expression of the Urdu language. The study aims to explore how digital communication is transforming traditional Urdu orthography and narrative forms. Qualitative methodology is employed, including content analysis of social media texts, online conversations, and user-generated content. Data interpretation is based on linguistic patterns, code-switching trends, and changes in sentence structure. Findings reveal that while digital media promotes the use of Urdu among youth, it also encourages Roman script, informal expressions, and hybrid language forms. The study recommends integrating digital literacy in language education and promoting standard Urdu usage in online spaces. Future implications include possible shifts in language identity and script preference. The research concludes that digital media is a double-edged sword, simultaneously expanding and diluting the linguistic essence of Urdu.

Key Words: Urdu language, digital media, script change, stylistic shift, code-switching, Roman Urdu, linguistic impact



ملخص

یہ مقالہ ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ—جیسے سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس، میسینگ ایپس اور آن لائن فورمز—کے اردو زبان کے رسم الخط، اسلوب بیان اور ساخت پر اثرات کا تنقیدی جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ جانچنا ہے کہ ڈیجیٹل مواصلاتی رجحانات کس طرح روایتی اردو زبان اور اس کے اظہار کو بدل رہے ہیں۔ تحقیق کے لیے معیاری (qualitative) طریقہ اپنایا گیا ہے، جس میں سوشل میڈیا کے متون، آن لائن گفتگو اور صارفین کے تیار کردہ مواد کا لسانی تجزیہ شامل ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ ڈیجیٹل میڈیا اردو کو نوجوان نسل میں فروغ دے رہا ہے، وہیں رومن اردو، غیر رسمی اسلوب اور مخلوط زبان کے استعمال کو بھی تقویت دے رہا ہے۔ سفارشات میں ڈیجیٹل لٹریچر کی تعلیمی نصاب میں شامل کرنا اور آن لائن معیاری اردو کے فروغ پر زور دینا شامل ہے۔ مستقبل میں زبان کی شناخت اور رسم الخط کے رجحانات میں تبدیلی کا امکان موجود ہے۔ تحقیق نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ ڈیجیٹل میڈیا اردو زبان کے فروغ اور بگاڑ، دونوں کا ذریعہ ہے۔

کلیدی الفاظ : اردو زبان، ڈیجیٹل میڈیا، رسم الخط کی تبدیلی،

اسلوبی تبدیلی، کوڈ-سوچنگ، رومن اردو، لسانی اثرات

ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور اردو زبان: رسم الخط و اسلوب بیان پر عصری اثرات کا تنقیدی مطالعہ

(1)

زبان نے ہمیشہ انسانوں کے درمیان رابطے کا ایک اہم ذریعہ فراہم کیا ہے، اور ڈیجیٹل دور میں اس کا کردار مزید اہم ہو گیا ہے۔ زبان نہ صرف خیالات کے تبادلے کے لیے اہم ہے بلکہ یہ ثقافتوں، قوموں، اور افراد کے درمیان تعلقات کو استوار کرنے میں بھی بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زبان کی مدد سے لوگ اپنے جذبات، خیالات، اور مسائل کا اظہار کرتے ہیں، اور اس کے ذریعے ہم اپنے تجربات اور علم کا تبادلہ کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل دور میں، زبان نے خود کو جدید ٹیکنالوجیز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی شکل میں نئے اظہار کے طریقوں کے ساتھ ڈھالا ہے۔ ان پلیٹ فارمز نے زبان کو محض ایک معلوماتی وسیلے سے بڑھ کر سماجی تعلقات، تفریحی مواد، اور خود اظہار کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ سوشل میڈیا جیسے فیس بک، ٹویٹر، واٹس



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

ایپ اور انسٹاگرام نے افراد کو اپنے خیالات، احساسات، اور تجربات دنیا بھر میں شیئر کرنے کے لیے ایک نیا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے، جو زبان کے استعمال کو نئے زاویوں سے دیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ زبان کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ گئی ہے جب افراد اپنی شناخت اور جذبات کو نئے طریقوں سے ظاہر کرنے کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ نیا انداز نہ صرف روایتی الفاظ کے استعمال تک محدود ہے بلکہ اس میں مختصر جملوں، ایوجیمز، اور مخفف الفاظ کا استعمال بھی شامل ہے۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں، ہم نے زبان میں نئے رجحانات دیکھے ہیں جیسے انسٹریٹ سلیگ اور مختصر ابرویشنز (مخفف الفاظ) جو تیز اور فوری بات چیت کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً "LOL" (Laughing Out Loud)، "OMG" (Oh My God)، اور "BRB" (Be Right Back) جیسے مخفف الفاظ نے مواصلات کو فوری اور تیز بنادیا ہے، تاہم ان کی تیز تر نوعیت کے باعث زبان کے معیار اور گہرائی میں کمی کا سامنا بھی ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ، زبان کی تیزی سے بدلتی ہوئی نوعیت نے انسٹریٹ سلیگ اور جدید اصطلاحات کو جنم دیا ہے جو زبان کے استعمال کو تیز، غیر رسمی اور اکثر بے تکلف بناتی ہیں۔

گوئی چند نارنگ (1) زبان کی اہمیت و افادیت کے بارے بیان کرتے ہیں:

"زبان نے ہمیشہ انسانوں کے درمیان ایک پل کا کام کیا ہے، جو نہ صرف خیالات بلکہ جذبات کو بھی ایک دوسرے تک پہنچاتا ہے۔ یہ رابطے کا وہ ذریعہ ہے جو انسانوں کو ایک مشترکہ فہم، تہذیب، اور شناخت عطا کرتا ہے۔ بغیر زبان کے، انسان اپنے احساسات کو مکمل طور پر ظاہر کرنے سے قاصر رہتا ہے۔"

نوم چومسکی (2) رقطراز ہیں:

"زبان صرف الفاظ نہیں ہوتی۔ یہ ایک ثقافت، ایک روایت، ایک کمیونٹی کا اتحاد، ایک پوری تاریخ ہے جو تخلیق کرتی ہے کہ ایک کمیونٹی کیا ہے۔ یہ سب ایک زبان میں مجسم ہے۔"

لڈوگ و ٹچنسنٹین (3) زبان کے بارے لکھتے ہیں:



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

"میری زبان کی حدود سے مراد میری دنیا کی حدود ہیں۔ زبان ہم کس طرح سوچتے ہیں اور ہم کس چیز کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔ یہ ہماری سمجھ اور بات چیت کی حدود کا تعین کرتی ہے۔"

تاہم، اس تیز تر اور فوری نوعیت کا زبان پر مثبت اثر بھی ہے۔ ڈیجیٹل دنیا میں زبان نے اپنی لچک اور انقلابی تبدیلی کو ظاہر کیا ہے۔ اس نئے رجحان نے افراد کو اپنے خیالات اور جذبات کو مختصر، سادہ اور تیز تر انداز میں بیان کرنے کا موقع فراہم کیا ہے، جو زندگی کی تیز رفتار رفتار کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ اس کے باوجود، زبان میں اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ کچھ منفی پہلو بھی سامنے آئے ہیں۔ مخفف الفاظ، ایموجیز، اور غیر رسمی انداز گفتگو کے استعمال کی وجہ سے گرامر اور محاورات کے اصولوں میں کمی آرہی ہے۔ اس کے علاوہ، زبان کی وضاحت اور معانی میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے، جو تحریری اور بول چال دونوں میں زبان کے معیار کو متاثر کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف زبان کے ادبی، تعلیمی، اور ثقافتی پہلوؤں پر اثر پڑ رہا ہے، بلکہ اس کا اثر نوجوان نسل کی زبان دانی پر بھی پڑ رہا ہے جو کہ محض فوری بات چیت کو ترجیح دیتی ہے۔ لہذا، ڈیجیٹل دور میں زبان کے استعمال میں جو تبدیلیاں آئیں ہیں، وہ زبان کے معیار اور نوعیت میں تبدیلیوں کا باعث بن رہی ہیں، اور ان تبدیلیوں کو سمجھنا اور ان کا توازن برقرار رکھنا ضروری ہے۔ زبان کا استعمال اب صرف سادہ پیغامات کی ترسیل تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ ثقافتی شناخت، فکری اظہار اور عالمی مکالمے کے ایک اہم حصے کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ تبدیلیاں زبان کے لحاظ سے ہونے کا ثبوت ہیں، لیکن ساتھ ہی زبان کے روایتی اصولوں اور گہرائی کو برقرار رکھنے کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔

زبان کا کردار ڈیجیٹل دور میں بے حد اہم ہو گیا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف ذاتی اظہار اور سماجی تعلقات کا ذریعہ ہے بلکہ عالمی سطح پر تعلقات اور تبادلہ خیالات کا ایک پل بھی بنی ہے۔ زبان کا یہ کردار اس وقت مزید اہم ہو گیا ہے جب انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے دنیا کو ایک گلوبل ویلج میں تبدیل کر دیا ہے، جہاں لوگ مختلف ثقافتوں اور زبانوں سے تعلق رکھتے ہوئے اپنے خیالات اور تجربات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ زبان کی یہ اہمیت مزید اس بات پر زور دیتی ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز جیسے سوشل میڈیا، بلاگز، اور فورمز میں زبان کا استعمال کیسے بدل رہا ہے اور اس کے اثرات کس طرح سے مختلف ثقافتی اور لسانی پس منظر والے افراد پر مرتب ہو رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کے پلیٹ



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

فنا رسیں زبان کا استعمال نہ صرف روایتی انداز میں کیا جا رہا ہے بلکہ یہاں پر نئے انٹرنیٹ سلیگ اور مخفف الفاظ کا بھی استعمال بڑھ چکا ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ زبان کس قدر تیزی سے بدل رہی ہے۔ اس دور میں زبان کی اہمیت اور اس کا استعمال ایک وسیع میدان میں پھیل چکا ہے، جہاں ہر شخص اپنی آواز بلند کر سکتا ہے اور اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ انٹرنیٹ سلیگ، مخفف الفاظ اور ایموجیز کا استعمال اس بات کا عکاس ہے کہ لوگوں کو فوری بات چیت کی ضرورت ہے اور وہ مختصر انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ انٹرنیٹ سلیگ، جیسے (Laughing Out Loud) "LOL" یا (Oh My God) "OMG" زبان کے استعمال کو تیز اور غیر رسمی بنادیتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ زبان میں فوری جوابات کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ تاہم، ان سلیگ کے استعمال کا ایک منفی پہلو یہ بھی ہے کہ یہ زبان کی گہرائی، پیچیدگی اور ادبی خصوصیات کو متاثر کر رہے ہیں۔ ان اصطلاحات کا استعمال زبان کے روایتی معیارات سے ہٹ کر، زبان کی فصاحت و بلاغت میں کمی کا سبب بن رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لسانی ماہرین اور ادیبوں کو یہ سوالات درپیش ہیں کہ آیا زبان میں تیز تر ابلاغ کے رجحانات سے زبان کے معیار پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں یا نہیں۔

مولوی عبدالحق (4) زبان کے کردار کا تعین کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"زبان ایک فطری انسانی سرگرمی ہے۔ اس کی نوعیت دو جہتوں پر مشتمل ہے؛ ایک سمت وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے باطن کے جذبات و خیالات دوسروں تک منتقل کرنا چاہتا ہے، اور دوسری جانب وہ فرد ہوتا ہے جو دوسرے کے احساسات و مفہیم کو سمجھنے کی تگ و دو کرتا ہے۔ یہ باہمی تفہیم کا عمل زبان کو محض صوتی علامات کے مجموعے سے بلند کر کے ایک متحرک، جاندار اور مربوط وسیلہ بناتا ہے۔"

پروفیسر متاسی (5) کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"زبان نہ صرف اظہار خیال کا وسیلہ ہے بلکہ یہ انسانی تعلقات کی تشکیل، احساسات کی ترسیل، اور معاشرتی یکجہتی کے قیام میں بنیادی کردار ادا کرتی



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس نے مختلف تہذیبوں کو آپس میں مربوط کیا اور نسل در نسل منکری تسلسل کو برقرار رکھا۔"

اس کے ساتھ ہی زبان کی تیز تر نوعیت نے کوڈ سوچنگ (یعنی مختلف زبانوں کو ملا کر بات کرنا) کا رجحان بھی بڑھا دیا ہے۔ نوجوان نسل میں مختلف زبانوں کے امتزاج کے ذریعے بات چیت کا رواج بڑھ رہا ہے، جس کے باعث ایک نیا "ہائبرڈ" زبان کا رجحان جنم لے رہا ہے۔ یہ زبان کی ترقی اور پلک کو ظاہر کرتا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی یہ زبان کی اصل شناخت اور اس کے ثقافتی پہلو کو بھی متاثر کرتا ہے۔ مختلف زبانوں کا امتزاج، اگرچہ ایک نئی نوعیت کا اظہار پیدا کرتا ہے، لیکن یہ اس زبان کے روایتی سلیقے اور معیار کو مشکل بنا سکتا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں زبان کی ترقی اور اس کے استعمال میں ان تبدیلیوں کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ ہم زبان کی سادگی اور اختصار کا فائدہ اٹھا سکیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی ادبیت اور ثقافتی اہمیت کو بھی برقرار رکھ سکیں۔

(2)

ڈیجیٹل دور میں زبان کے استعمال میں جو تبدیلیاں آئی ہیں، ان کا اثر دنیا کی تمام زبانوں پر پڑا ہے، اور اردو بھی اس تبدیلی سے محفوظ نہیں رہی۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے زبان کے معیار اور استعمال کے طریقے میں نئی تبدیلیاں متعارف کرائیں ہیں۔ جہاں ایک طرف یہ سوشل میڈیا کی دنیا زبان کو زیادہ جاہل اور فوری بنا رہا ہے، وہیں دوسری طرف یہ نئی نسل میں زبان کے جدید اظہار کی ضرورت کو بھی سامنے لا رہا ہے۔ رومن اردو کا بڑھتا ہوا رجحان اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے، کیوں کہ نوجوان افراد اب فونز اور کمپیوٹرز پر اردو لکھتے وقت رومن رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں تاکہ ان کا پیغام زیادہ آسانی سے پہنچ سکے۔ اس کے علاوہ، اردو زبان کے استعمال میں ایجو جینز، مخفف الفاظ، اور جملوں کے تیز استعمال کا رجحان بھی بڑھا ہے، جو کہ زبان کی وضاحت اور گہرائی سے کم کر رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زبان میں سادگی، سلیقہ اور روایتی گہرائی کی کمی ہو رہی ہے۔ اگرچہ یہ تبدیلی زبان کو فوری اور تیز بنا رہی ہے، لیکن یہ زبان کی بھرپور تفصیل، خوبصورتی اور وضاحت کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ سوشل میڈیا اور موبائل ٹیکسٹنگ نے زبان کی غیر رسمی نوعیت کو فروغ دیا ہے، جو کہ بعض اوقات زبان کے معیار میں کمی کا سبب بنتی ہے۔ اردو کے ادیب اور زبان کے ماہرین اس بات پر تشویش ظاہر کرتے ہیں کہ زبان میں اس تیز تبدیلی کے باعث اس کی روایتی اور ادبی



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

خوبصورتی متاثر ہو رہی ہے۔ اردو کے روایتی اسلوب بیان اور ادب میں جو پیچیدہ جملے، شاعری، اور محاورے استعمال کیے جاتے ہیں، وہ سوشل میڈیا کی تیز رفتار اور سادہ نوعیت سے میل نہیں کھاتے۔ مزید برآں، اردو زبان میں کوڈ سوئچنگ کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے، یعنی انفرادی اردو اور انگریزی کا امتزاج کرتے ہوئے بات کرتے ہیں۔ اس سے اردو کے زبان و بیان کی نوعیت میں مزید تبدیلی آرہی ہے، جو کہ زبان کے جمالیاتی پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے۔ تاہم، یہ حقیقت ہے کہ ڈیجیٹل دور نے اردو کو ایک نئی جہت فراہم کی ہے، خاص طور پر اس لحاظ سے کہ اب اردو ادب اور شاعری کو دنیا بھر میں آن لائن پلیٹ فارمز پر پڑھا اور سنا جا رہا ہے۔ اس سے اردو ادب کے فتاری کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ اس ادب کا معیار برقرار رکھا جائے۔

حنان (6) لکھتے ہیں:

"ہم کسی زبان کی قدر یا افادیت کو اس پیمانے سے نہیں جانچ سکتے جو کسی اور زبان سے لیا گیا ہو۔ اگر کسی قوم کی بولی میں الفاظ کی تعداد انگریزی سے کم ہو، تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ زبان کم ترقی یافتہ یا کم پرانی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر زبان اپنے ماحول، ضروریات اور طرز زندگی کے مطابق الفاظ رکھتی ہے، اور وہ اتنے ہی الفاظ میں اپنے خیالات بخوبی بیان کر سکتی ہے جتنی اسے ضرورت ہو۔"

ڈیوڈ کرسٹل (7) لکھتے ہیں:

"اگر کوئی قبیلہ معاشی ترقی کے زیر اثر تکنیکی چیزوں کے ربط میں آئے گا تو نئے الفاظ اختراع کر لیے جائیں گے یا متعارف کرانے کے لیے جائیں گے۔ اس طرح ان کا کام چل سکتا ہے۔۔۔ زبان اپنے بولنے والوں کی سماجی ترقی کے قدم ب قدم چلتی ہے۔"

اس تبدیلی کے باوجود، اردو کی اصالت اور اس کے معیار کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ زبان میں یہ تبدیلیاں ضروری ہیں تاکہ وہ ڈیجیٹل دور کی ضروریات کے مطابق ڈھال سکیں، مگر ان تبدیلیوں کو اس طرح ترتیب دینا چاہیے کہ اردو کی اصل ساخت اور



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

اس کی روایتی خوبصورتی برقرار رہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اردو کے ماہرین، ادیب، اور زبان کے محققین اس بات پر غور کریں کہ کس طرح سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے استعمال سے زبان کے معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ زبان کی ثقافتی اور ادبی پہچان کو بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

(3)

اردو زبان، جو برصغیر کی ایک اہم اور خوبصورت زبان ہے، ڈیجیٹل دور نے دنیا کی تمام زبانوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں اور اردو زبان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اردو کی زبان کی یہ تبدیلیاں ایک طرف تو زبان کے قدرتی ارتقاء کا حصہ ہیں، لیکن دوسری طرف یہ اس کے روایتی معیاروں کے لیے ایک چیلنج بھی بن چکی ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، جیسے فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ، اور انسٹاگرام نے اردو کے استعمال میں ایک نیا رنگ بھر دیا ہے۔ ان پلیٹ فارمز پر اردو زبان کا استعمال روایتی رسم الخط (نستعلیق) سے ہٹ کر رومن اردو کی صورت میں زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ تبدیلی اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ ٹیکنالوجی کی تیز رفتاری اور ڈیجیٹل کی بورڈز کی سہولت نے رومن اردو کو ایک مقبول ذریعہ بنا دیا ہے۔ جہاں ایک طرف رومن اردو زبان کو مزید دستیاب اور آسان بنا رہا ہے، وہیں دوسری طرف یہ اس کے جمالیاتی پہلو کو متاثر کر رہا ہے۔ چونکہ رومن اردو میں نستعلیق رسم الخط کی نزاکت اور خوبصورتی نہیں ہوتی، اس لیے اس کا اثر اردو کے ادبی اظہار پر پڑ رہا ہے۔ اردو زبان کی اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ، سوشل میڈیا پر بھی زبان کے استعمال کے نئے رجحانات سامنے آرہے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز پر زبان کا استعمال غیر رسمی، مختصر اور تیز تر ہو گیا ہے، جو کہ جدید زندگی کے تیز رفتار تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایموجیز، مخفف الفاظ، اور مختصر جملوں کا استعمال اردو کے اسلوب بیان میں تبدیلی کا سبب بن رہا ہے۔ اس کے علاوہ، کوڈ سوئچنگ کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے، جہاں لوگ اردو اور انگریزی کو ملا کر بات کرتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں نہ صرف زبان کے رسمی اسلوب کو متاثر کر رہی ہیں، بلکہ ادبی سطح پر بھی ان کے اثرات پڑ رہے ہیں۔ اردو ادب میں استعمال ہونے والی پیچیدہ اور عمدہ زبان کا سطحی اظہار کی جانب مائل ہونا ایک سنگین مسئلہ بن سکتا ہے۔

ڈیجیٹل اردو زبان کے تعامل کے بارے میں حسین اپچی سن (8) لکھتے ہیں:



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

"ڈیجیٹل کمیونیکیشن کے دور میں، زبان صرف گفتگو کا ایک آلہ نہیں بلکہ شناخت اور موجودگی کا نشان بن گئی ہے۔ ٹیکسٹ میسجز سے لے کر ٹویٹس تک، ہم کس طرح زبان کا استعمال کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کون ہیں۔ زبان آن لائن متحرک ہے، ٹیکنالوجی کے ساتھ مسلسل ترقی کر رہی ہے۔"

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال نے زبان کے اظہار کے نئے طریقوں کو جنم دیا ہے، جن میں اردو کا استعمال بھی تیزی سے بدل رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ، اور انسٹاگرام پر اردو میں تیزی سے تبدیلیاں آرہی ہیں، جہاں افراد مختصر اور فوری پیغامات کے ذریعے آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ان تبدیلیوں میں رومن اردو کا بڑھتا ہوا استعمال واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔ اردو رسم الخط کے بجائے لوگ اردو کو رومن (لاتینی) حروف میں لکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، "السلام علیکم" کو "Assalam o Alaikum" اور "شکریہ" کو "Shukriya" کے طور پر لکھا جا رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ رومن اردو لکھنا آسان ہے، خصوصاً موبائل فونز پر جہاں اردو کی بورڈ دستیاب نہیں ہوتا۔ اردو میں استعمال ہونے والے الفاظ، جملے اور حتیٰ کہ رسم الخط بھی ان تبدیلیوں سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اردو کی روایتی ادبی معیار میں نرمی آئی ہے اور زبان میں سادگی اور اختصار کا رجحان بڑھا ہے۔ اس کا واضح مثال "یعنی" کا استعمال ہے جو کہ اردو میں روایتی طور پر بہت طویل جملوں میں کیا جاتا تھا، اب سوشل میڈیا پر اسے "yani" کے طور پر لکھا جاتا ہے، جس سے زبان کی سادگی اور فوری نوعیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح، "کیا حال ہے؟" کو "kya haal hai?" یا "خوش رہو" کو "Khush raho" کے طور پر لکھا جا رہا ہے۔ یہ تبدیلیاں زبان کے معیار کو متاثر کر رہی ہیں، کیونکہ تیز اور فوری بات چیت کے باعث زبان کی وضاحت اور گہرائی میں کمی آرہی ہے۔ ایک طرف یہ تبدیلیاں زبان کو زیادہ رسائی فراہم کر رہی ہیں، تو دوسری طرف اس کے معیاری اور روایتی اظہار پر سوالات اٹھا رہی ہیں۔ اردو میں تیز تر بات چیت کے لیے نئے طریقے اپنائے جا رہے ہیں جیسے مخفف الفاظ (جیسے "lol" اور "omg"، ایموجیز کا استعمال، اور جملوں کی سادگی، جس سے زبان کی شفافیت اور ادبی وراثت متاثر ہو رہی ہے۔

نومی بیرن (9) ایسی ہی صورت حال کا بیان یوں کرتے ہیں:



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

"ڈیجیٹل میڈیا نے لکھنے اور پڑھنے کی نوعیت کو تبدیل کر دیا ہے۔ زبان کو اب تیز، لچکدار اور ڈیجیٹل زندگی کی رفتار کے لیے جوابدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ تبدیلی گرامر، الفاظ اور یہاں تک کہ ہمارے خیالات کی ساخت کو بھی متاثر کرتی ہے۔"

ڈیجیٹل دور میں اردو رسم الخط پر جو تبدیلیاں آئی ہیں، وہ بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ انسٹریٹ کے استعمال میں اردو رسم الخط کی نسبت رومن اردو کا استعمال زیادہ ہو رہا ہے۔ انسٹریٹ پر فوراً پیغامات دینے اور بات چیت کرنے کے لیے رومن اردو کو ترجیح دی جا رہی ہے کیونکہ یہ زیادہ تیز، آسان اور فوری ہے۔ رومن اردو کا استعمال نوجوانوں میں خاص طور پر بڑھ گیا ہے کیونکہ وہ اسے موبائل فونز پر بغیر کسی دشواری کے استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً "محبت" کو "mohabbat" اور "دوست" کو "dost" کے طور پر لکھنا ایک معمول بن چکا ہے۔ یہ رومن اردو کا استعمال اردو کی پیچیدہ رسم الخط کی بجائے انگریزی حروف میں اردو کو لکھنے کا ایک آسان طریقہ بن چکا ہے۔ رومن اردو کی مقبولیت اردو کے روایتی رسم الخط کے استعمال میں کمی کا باعث بن رہی ہے، جو اردو کی زبان کی حبثوں اور اس کے ثقافتی ورثے کے لیے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔ عربی رسم الخط کا استعمال کم ہو رہا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اردو کی تعلیم میں بھی مشکلات پیش آرہی ہیں، کیونکہ اب نئی نسل کا ایک بڑا حصہ اردو کے روایتی رسم الخط سے ناواقف ہو رہا ہے۔ اس کا ایک اور اثر یہ ہے کہ اردو کے اصولوں کی تعلیم اور گرامر کی مہارت بھی کم ہو رہی ہے، کیونکہ رومن اردو میں الفاظ کی املا اور قواعد کی کوئی مخصوص ہدایت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ رومن اردو میں الفاظ کی املا میں واضح فرق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر "محبت" کو بعض افراد "mohabbat" لکھتے ہیں اور بعض "muhabbat" کے طور پر لکھتے ہیں، جس سے زبان کی وضاحت اور معیاری املا پر اثر پڑ رہا ہے۔ ان تبدیلیوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اردو زبان کے روایتی اظہار کے طریقے متاثر ہو رہے ہیں اور یہ زبان کی گہرائی اور فصاحت کو کم کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اردو رسم الخط کے فقدان نے ایک اور مسئلہ پیدا کیا ہے: وہ لوگ جو اردو کے عربی رسم الخط کو نہیں پڑھ سکتے، ان کے لیے اردو ادب اور ثقافت سے حبثنا مشکل ہو رہا ہے۔

ڈیجیٹل دور میں زبان پر ہونے والے اثرات کو گریچن میک کلوج (10) نئی نسل کی زبان سے منسوب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

"آن لائن زبان انٹرنیٹ کی نسل کی آواز ہے۔ یہ تخلیقی صلاحیتوں، جذباتی نزاکتوں، اور ثقافتی کوڈز سے بھری ہوئی ہے جو رسمی تحریر میں ممکن نہیں تھی۔ ڈیجیٹل جگہوں میں، زبان مواصلات سے زیادہ ہے۔ یہ کمیونٹی کی تعمیر ہے۔"

سوشل میڈیا نے اردو زبان کے استعمال میں انقلاب برپا کیا ہے۔ یہ پلیٹ فارمز اردو بولنے والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جڑنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں۔ فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ، انسٹاگرام جیسے پلیٹ فارمز نے اردو کے اظہار کے نئے طریقے پیدا کیے ہیں۔ سوشل میڈیا پر اردو استعمال کرنے والے افراد مختلف قسم کے مخفف الفاظ اور انٹرنیٹ سلیگ کا استعمال کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے پیغامات کو جلدی اور مختصر طریقے سے منتقل کر سکیں۔ مثال کے طور پر، "LOL" (Laughing Out Loud) کا استعمال اردو جملوں میں اکشر دیکھنے کو ملتا ہے، جیسے "ہا! تم بہت مزے کے ہو" LOL۔ اسی طرح (Oh My God) "OMG" بھی اردو میں عام استعمال ہوتا ہے، جیسے "OMG! یہ کیا ہو گیا؟" اردو کے روایتی اظہار کو نئے طریقوں سے بدلنے کے ساتھ ساتھ، سوشل میڈیا نے اردو کی ادبی حیثیت اور روایات کو بھی چیلنج کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر اردو کے اظہار میں سادگی اور فوری نوعیت کو ترجیح دی جاتی ہے، لیکن اس سے اردو کے ادب کی گہرائی اور فصاحت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایک طرف تو زبان کے اظہار میں نئی آزادی آئی ہے، لیکن دوسری طرف، زبان کی معیاری ساخت اور گرامر کی بے تکلفی نے اردو کی روایتی حیثیت کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، سوشل میڈیا پر اردو میں نئے لغات اور اصطلاحات کا استعمال بھی بڑھ رہا ہے، جیسے "خوش رہو" کو "Khush raho" اور "شکریہ" کو "Shukriya" کے طور پر لکھنا۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر "Emojis" کا استعمال بھی بڑھ چکا ہے، جیسے مختلف شکلوں کے ذریعے جذبات کا اظہار کرنا۔ یہ طریقے زبان کی سادگی کو بڑھا رہے ہیں، مگر اس سے زبان کے گہرے معنوں اور ادبی پیچیدگیوں میں کمی آرہی ہے۔

مذکورہ صورت کے ادب پر براہ راست اثرات کا ذکر کرتے ہوئے جیمز پال جی (11)

ر قطر از ہیں:



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

"ڈیجیٹل میڈیا نئی خواندگی" تخلیق کرتا ہے جو روایتی پڑھنے اور لکھنے سے آگے بڑھتا ہے۔ یہ زبان کو زیادہ بصری، انٹرایکٹو، اور سماجی تجربے میں تبدیل کرتا ہے۔ نوجوان صارفین زبان کو نہیں چھوڑ رہے ہیں؛ وہ اسے نئے سیاق و سباق کے لیے دوبارہ ترتیب دے رہے ہیں۔"

انٹرنیٹ سلیگ نے اردو زبان میں ایک نیا موڑ دیا ہے۔ انٹرنیٹ سلیگ، جو عام طور پر فوری بات چیت کے دوران استعمال ہوتے ہیں، اردو میں بھی تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں۔ "BRB" (Be Right Back)، "OMG" (Oh My God)، "LOL" (Laughing Out Loud) جیسے انٹرنیٹ سلیگ اردو بولنے والوں میں عام ہو چکے ہیں، اور انہیں اردو جملوں کے ساتھ ملایا جا رہا ہے۔ ان سلیگ کا استعمال اردو بولنے والوں کے درمیان ایک نئی زبان کی تشکیل کر رہا ہے جس میں تیز، مختصر اور غیر رسمی بات چیت کا رجحان ہے۔ یہ سلیگ اردو میں تیز تر اور زیادہ فوری بات چیت کے لیے مفید ہیں، مگر ان کے بڑھتے ہوئے استعمال سے زبان کی وضاحت اور معیاری اظہار پر اثر پڑ رہا ہے۔ اردو کے روایتی ادب میں جملوں کی پیچیدگی اور معنی کی گہرائی ہوتی ہے، مگر ان سلیگ کا استعمال ان خصائص کو کم کر رہا ہے۔ اردو میں جملوں کی بے تکلفی اور سادگی نے زبان کی خوبصورتی اور گہرائی کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ سلیگ اردو کے ثقافتی اظہار کو بھی متاثر کر رہے ہیں، کیونکہ ان کا استعمال غالباً معنوی ثقافت اور انٹرنیٹ کی ہابزیت سے جڑا ہوا ہے۔ اردو زبان میں سلیگ کے استعمال سے ثقافتی اور ادبی وراثت پر اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اور زبان کی معیاری ساخت میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ اردو ادب کی جڑوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان سلیگ کے استعمال میں توازن پیدا کریں۔

اردو زبان کے مستقبل کا تعلق اس بات سے ہے کہ ہم اس کے روایتی اور جدید پہلوؤں کو کس طرح متوازن کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل دور میں اردو کی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہم کس طرح زبان کی بنیادوں کو محفوظ رکھتے ہوئے اسے جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالتے ہیں۔ رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال اور انٹرنیٹ سلیگ کے اثرات کو دیکھتے ہوئے، اردو کے محققین اور زبان کے ماہرین کو زبان کے معیار کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اردو کی تحریری تعلیم کو فروغ دینا اور عربی رسم الخط کا استعمال دوبارہ عام کرنا اردو زبان کی ثقافتی ورثے کو بچانے کے لیے ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے چند اہم اقدامات کیے جاسکتے



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

ہیں۔ پہلا قدم یہ ہے کہ اردو کے ادارے اور تعلیمی ادارے اردو رسم الخط کی تعلیم پر زور دیں۔ تعلیمی نصاب میں اردو رسم الخط کی اہمیت اور اس کے استعمال کو بڑھا دیا جائے تاکہ نوجوان نسل کو اس کی قدر کا احساس ہو۔ اس کے علاوہ، اردو کے محققین اور ادیبوں کو جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اردو کے ادبی کاموں کو ڈیجیٹل پلٹ فارمز پر منتقل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ اردو کا ادب عالمی سطح پر پہنچ سکے۔ دوسرا قدم یہ ہو سکتا ہے کہ اردو زبان کو ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا پلٹ فارمز پر ایک معیاری اور موثر زبان کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے لیے حکومت اور تعلیمی اداروں کو سوشل میڈیا کے پلٹ فارمز پر اردو میں مواد فراہم کرنے اور اس کی تشہیر کرنے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا پر اردو کے استعمال کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے مختلف ہدایات اور رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کے اقدامات اردو کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے استعمال کو بڑھا سکتے ہیں۔ تیسرا قدم اردو کے محققین اور زبان کے ماہرین کو انسٹریٹ سلیگ اور رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال کے اثرات کا بغور جائزہ لینا چاہیے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس بات کا تجزیہ کریں کہ آیا ان تبدیلیوں سے اردو کے معیار میں کمی آرہی ہے یا نہیں، اور اس کے مطابق ایسے اقدامات تجویز کریں جو اردو کی گہرائی اور معیاری اظہار کو محفوظ رکھ سکیں۔

مزید برآں، اردو کے ادبی حلقوں کو اس بات پر زور دینا چاہیے کہ وہ اردو کی قدیم ادبی روایات کو نئی نسل تک پہنچانے کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کو استعمال کریں۔ اس کے لیے اردو کے کلاسیکی اور جدید ادب کو انسٹریٹ پر دستیاب کرنا اور اس کی تشہیر کرنا ضروری ہے تاکہ دنیا بھر میں اردو کے ادب کو نئی جہات میں پیش کیا جاسکے۔ اردو زبان کا مستقبل اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اسے کس طرح نئی نسل تک پہنچاتے ہیں اور اس کے اظہار کے نئے طریقوں کو کس حد تک اپناتے ہیں۔ ڈیجیٹل دور میں اردو زبان کا استعمال عالمی سطح پر پھیل رہا ہے، اور اگر اس کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے جدیدیت کو اپنا لیا جائے تو یہ زبان نہ صرف اپنے روایتی تشخص کو برقرار رکھے گی بلکہ عالمی سطح پر بھی مضبوط ہوگی۔ اردو کی ترقی کاراز اس میں موجود پکڑ اور اس کی جڑوں کو مضبوط رکھنے میں ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اردو کے ادب اور اس کی زبان کو نئے دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالیں، اور اس کی ثقافت، ادبی ورثہ اور روایات کو محفوظ رکھتے ہوئے اسے عالمی سطح پر فروغ دیں۔ اردو زبان کو نئے



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

رجحانات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے ہمیں توازن کی ضرورت ہے، تاکہ اس کی قدیم خوبصورتی اور جدید اظہار میں ہم آہستگی قائم رہ سکے۔

مجموعی طور پر، ڈیجیٹل دور نے اردو زبان کو ایک نئے چیلنج کا سامنا کرایا ہے، جس میں جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا نے زبان کے استعمال میں نمایاں تبدیلیاں کی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے باوجود، اردو زبان کی ثقافت، روایت اور ادب میں ایک خاص لچک موجود ہے، جس کے ذریعے یہ زبان جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکتی ہے۔ اگرچہ رومن اردو، انٹرنیٹ سلیگ، اور مخفف الفاظ جیسے رجحانات نے زبان کی سادگی اور غیر رسمی نوعیت کو فروغ دیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی گہرائی، معیاری اظہار اور روایتی اسلوب متاثر ہوئے ہیں۔ اردو زبان کے محققین، ادیبوں اور تعلیمی اداروں کو اس بات کا ادراک کرنا ضروری ہے کہ انہیں اردو کے معیار کو برقرار رکھنے اور اس کی حبڑوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ زبان کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے، اس میں نئے رجحانات کے ساتھ توازن قائم کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ اس کی قدیم خوبصورتی اور ادب کی گہرائی برقرار رہ سکے۔ سوشل میڈیا اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اردو کے استعمال کو معیاری اور مؤثر بنانے کے لیے رہنمائی اور ہدایات فراہم کی جانی چاہئیں۔ اگر ہم اردو زبان کی تعلیم میں عربی رسم الخط کو دوبارہ فروغ دیں اور اس کے ثقافتی ورثے کو بچانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں تو اردو نہ صرف اپنے روایتی تشخص کو برقرار رکھ سکے گی بلکہ عالمی سطح پر بھی اس کی اہمیت اور موجودگی میں اضافہ ہوگا۔ اردو کی ترقی کاراز اس کی لچک اور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنے میں ہے۔ اس طرح اردو زبان عالمی سطح پر مزید پھیل سکتی ہے اور اپنے منفرد ادب اور ثقافت کو دنیا بھر میں پیش کر سکتی ہے۔ آخر کار، اردو زبان کا مستقبل اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اس کی حبڑوں کو کس طرح محفوظ رکھتے ہیں اور ساتھ ہی جدید تقاضوں کو اپنانے کے عمل میں توازن برقرار رکھتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے اردو زبان اپنے روایتی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے عالمی سطح پر مزید مقبول ہو سکتی ہے اور اس کی ثقافتی اہمیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

(1) گوپی چند نارنگ، 2006ء، اردو زبان اور لسانیات، دہلی، وفات الحسن صدیقی،

صفحات 410۔



AL-ZUMAR

Vol. 3 No. 03 (2025)

Al-Zumar

Online ISSN: 3006-8355

Print ISSN: 3006-8347

- (2) Chomsky, N., 2000, The Architecture of Language, Oxford: Oxford University Press, p. 23.
- (3) Wittgenstein, Ludwig, 1922, Tractatus Logico-Philosophicus, London: Routledge & Kegan Paul, p. 68.
- (4) عبدالحق، مولوی ڈاکٹر، 2007ء، قواعد اردو، نئی دہلی، انجمن ترقی اردو ہند، ص 29۔
- (5) قاسمی، ابوالکلام، 1992ء، مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایات، دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، ص 8۔
- (6) حنان، ڈاکٹر محمد حامد علی حنان، 1995ء، گوپی چند نارنگ۔ حیات و خدمات، علی گڑھ، ایجوکیشن پبلشنگ ہاؤس۔ ص 112۔
- (7) Crystal, D. (2011). Internet Linguistics: A Student Guide. London: Routledge, pp. 15–17.
- (8) Aitchison, J. Language Change: Progress or Decay? Cambridge: Cambridge University Press, pp. 89–91.
- (9) Baron, N. Always On: Language in an Online and Mobile World. Oxford: Oxford University Press, pp. 55–57.
- (10) McCulloch, G. Because Internet: Understanding the New Rules of Language. New York: Riverhead Books, pp. 33–36.
- (11) Gee, J. P. New Digital Media and Learning as an Emerging Area. Cambridge: MIT Press, pp. 17–19.